کے نزدیک پسندیدہ نہیں، مولانا مودودی کے خلاف لکھوں۔ اگر آپ اس لیے کہہ رہے ہیں کہ میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی میں ملازم ہوں تو میں آج ہی اس سے مستعفی ہوتا ہوں‘‘۔ اور انھوں نے اسی وقت ملازمت سے استعفا بھیج دیا اور پھر ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے دفتر اسلام آباد نہیں گئے۔ یوں اچھی خاصی ملازمت چھوڑ دی، مگر اپنے ضمیر اور اصول کی قربانی نہیں دی اور دربار سرکار کی خواہش کے مطابق مولانا مودودی کے خلاف نہیں لکھا‘‘ (ص ۱۵۹-۱۶۰)۔ اس واقعے سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ حکمران طبقہ کس طرح مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف سرکاری سطح پر پروپیگنڈا کے لیے وسائل اور اختیارات کو استعمال کرتا رہا ہے۔

کتاب میں جن شخصیات کے نام شامل ہیں، ان میں: میاں الحمدللہ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری، شیخ قمرالدین [ناشر تفہیم القرآن]، حاجی محمد اسحاق، مولانا عبیداللہ احرار، حکیم عبدالسلام ہزاروی، مولانا محمد ابراہیم، مفتی عتیق الرحمٰن، مولانا سعید احمد اکبرآبادی، میرعلی احمد تالپور، سیّد صباح الدین عبدالرحمٰن، عبدالمجید مالواڈا، حکیم عنایت اللہ سوہدروی، محمد رفیق زبیدی، مشفق خواجہ، مولانا مجاہد الحسینی، فاروق الرحمٰن یزدانی، ابوجی، مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی اور مریم جمیلہ۔

یہ کتاب تاریخ، شخصیت اور اسلامی تہذیب کے مختلف نقوش کو واضح اور تعلیم و تربیت کا عکس نمایاں کرتی ہے۔ اشاعت و پیش کش خوب صورت ہے۔ (س م خ)

بلالی دنیا میں شمع اسلام، حافظ محمد ادریس۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۲۲۵۔

تحریکِ اسلامی کے رہنما کی حیثیت سے مصنف نے افریقہ میں ایک مدت تک دینی، تربیتی اور رفاہی خدمات انجام دی ہیں۔ زیرنظر کتاب میں انھوں نے کینیا اور جنوبی افریقہ کے دورے کے تاثرات، مشاہدات اور معلومات کو رواں دواں پیرائے میں بیان کیا ہے۔ ان کے یہ سفر بنیادی طور پر دینی اور دعوتی جہت رکھتے ہیں۔ اس لیے ایک ایسا قاری جو تحریک اسلامی سے باقاعدہ تنظیمی وابستگی نہیں رکھتا، وہ بھی ان امور اور مسائل و معاملات سے متعارف ہوتا ہے اور رہنمائی کے قیمتی پہلوؤں سے استفادہ کرتا ہے۔

حافظ محمد ادریس صاحب اپنے سفرنامے میں ذاتی مشاہدات و تاثرات کو بیان کرتے ہوئے

اپنے مخاطبین اور میزبانوں سے بھی متعارف کراتے ہیں۔ اس طرح ان کا سفرنامہ ایک فرد کی سیر بینی سے بڑھ کر پڑھنے والوں کا سفرنامہ بن جاتا ہے۔ اس ذیل میں یہ ان کا چوتھا سفرنامہ ہے۔(س م خ)

اسلامی قلم رو میں اِقرأ اور عَلَّم بالقلم کے ثقافتی جلوے (عہد عباسی)، جلد اول، جلد دوم، مصنف: مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی۔ ناشر: مکتبہ الکوثر، بلاک بی، سیکٹر ۱۱، مکان نمبر ۱۲۱، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی۔ صفحات (علی الترتیب: ۵۸۵، ۴۲۱)۔ قیمت: درج نہیں۔

اس کتاب میں محترم مصنف نے عہد عباسی (۷۵۰ء تا ۱۲۵۸ء) کے ۱۷ خلفا کے کتب خانوں کا جائزہ لیا ہے۔ اس پانچ سو آٹھ سالہ دورِ حکومت میں علماے اسلام نے مختلف علوم وفنون میں ترقی کے ساتھ ساتھ دیگر زبانوں کی علمی کتابوں کے عربی زبان میں ترجمے بھی کیے۔ زندگی کے مختلف شعبوں کے سرکردہ افراد نے مطابق علوم وفنون کی مختلف شاخوں میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ فاضل مؤلف نے وسیع مطالعے سے ان علمی خدمات کی تفصیلات پیش کی ہیں، اور عباسی دور کے علما، حکما، مفسرین، محدثین، امرا اور زندگی کے دوسرے شعبوں سے متعلق افراد اور اداروں کے کتب خانوں کا تعارف کرایا ہے۔ مزید یہ کہ کتاب سازی کے مباحث، فن کتابیات کی اصطلاحات، کٹیلاگ سازی، علوم کی درجہ بندی، اور رموز اِملا کے تاریخی ارتقا، کاغذ سازی، سامانِ کتابت پر مستند معلومات فراہم کی ہیں۔ اس سلسلے میں مصنف نے نقل نویسی، قلم، دوات، روشنائی اور نقل نویسوں کے لیے فراہم کردہ سہولتوں کی تفصیلات بھی پیش کی ہیں۔

یہ کتاب عہد عباسی میں مسلمانوں کی علمی، ادبی دینی اور تہذیب وثقافت پر ایک طرح سے انسائی کلوپیڈیا کا سا مقام رکھتی ہے۔(ظفر حجازی)

تعارف کتب

⊙ **نوادراتِ سیّد مودودیؒ**، مرتبہ: اختر حجازی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ لاہور۔ صفحات: ۳۳۶۔ قیمت: ۳۲۵۔ [اس کتاب کے ص ۸۷ سے ۲۲۸ تک، دو مختلف اداروں سے شائع ہونے والی مولانا مودودی کی کتب کو شامل کر کے چند ایسے مضامین کو ساتھ جمع کر دیا ہے، جو بار بار شائع ہوئے یا حال میں طبع ہوئے ہیں۔ یوں اس کتاب سازی کو 'نوادرات' کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مولانا مودودی سے منسوب کتب میں حد درجہ احتیاط اور سنجیدگی کا اہتمام کرنے اور اہتمام کرانے کی ضرورت ہے۔]